اللہ تعالیٰ کے

اسماء وصفات

سے متعلق بعض قواعد

شیخ محمد بن صالح بن عثیمین کی کتاب

«القَوَاعِدُ الْمُثْلٰی فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنٰی» سے مأخوذ

ابو زید ضمیر

قَالَ تَعَالَى:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ
إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ
وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ
مَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ. [الحج: ٧٣ - ٧٥]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے لوگو تمہارے سامنے ایک مثال بیان کی جارہی ہے، اسے دھیان سے سننا۔ یقینا وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے چاہے اس کے لئے سب کے سب جمع ہو جائیں، اور اگر وہ مکھی ان سے کوئی چیز لے اڑے تو اس سے وہ چیز واپس بھی نہیں لے سکتے۔ طالب بھی کمزور اور مطلوب بھی کمزور۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسی کرنی چاہیے تھی ورنہ اللہ تو بڑی قوت والا ہے زبردست غلبہ والا ہے۔ [سورۃ الحج ۷۳-۷۵]

قَالَ تَعَالَى:

وَللهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا
وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. [الأعراف: ١٨٠]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور اللہ ہی کے لئے ہیں اچھے نام، پس تم اسے انہی ناموں سے پکارو، اور جو لوگ اس کے ناموں کے معاملے میں الحاد میں مبتلا ہیں انہیں چھوڑ دو؛ انہیں جلد ہی اپنے اعمال کا بدلہ ملنے والا ہے۔ [سورۃ الاعراف ۱۸۰]

۱. اللہ کے اسماء سے متعلق قواعد

قاعدہ ۱: اللہ کے تمام نام اچھے ہیں۔[۱]

قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ عُثَيْمِين ﷫:

أَسْمَاءُ اللهِ تَعَالَى كُلُّهَا حُسنَى

أَيْ: بَالِغَةٌ فِي الْحُسْنِ غَايَتُهُ...

وَذَلِكَ لِأَنَّهَا مُتَضَمِّنَةٌ لِصِفَاتٍ كَامِلَةٍ

لَا نَقْصَ فِيهَا بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوه.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى ص: ٦]

شیخ ابن عثیمین ﷫ فرماتے ہیں:

اللہ تعالی کے تمام نام حُسنیٰ (اچھے) ہیں۔ یعنی وہ نام حسن وخوبی کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں؛ اور یہ اس لئے کہ ان ناموں میں ایسی کامل صفات متضمن ہیں جن میں کسی بھی اعتبار سے نقص کی ذرا بھی گنجائش نہیں۔

[القَوَاعِدُ الْمُثْلٰى]

قَالَ تَعَالَى:

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى. [طه ٨]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اللہ، اس کے سوا کوئی نہیں جو عبادت کے لائق ہو؛ اس کے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں۔ [سورۃ طٰہٰ]

---

[۱] أسماء الله تعالى كلها حسنى

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

مِثَالُ ذَلِكَ:

«الحَيُّ» اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى،

مُتضَمِّنٌ لِلْحَيَاةِ الْكَامِلَةِ الَّتِي لَمْ تُسْبَقْ بِعَدَمٍ وَلَا يَلْحَقُهَا زَوَالٌ.

الْحَيَاةُ الْمُسْتَلْزِمَةُ لِكَمَالِ الصِّفَاتِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَغَيْرِهَا.

وَمِثَالٌ آخَرُ: «العَلِيمُ» اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ،

مُتضَمِّنٌ لِلْعِلْمِ الْكَامِلِ الَّذِي لَمْ يُسْبَقْ بِجَهْلٍ وَلَا يَلْحَقُهُ نِسْيَانٌ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٦)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اس کی مثال یہ ہے کہ «الحَيُّ» اللہ تعالی کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو ایک ایسی حیات کا متضمن ہے جس سے پہلے عدم نہ تھا اور نہ ہی اس کے بعد اسے کوئی زوال لاحق ہونے والا ہے۔ یہ ایک ایسی حیات ہے جو کمال درجے کے علم و قدرت اور سمع و بصر وغیرہ کو مستلزم ہو۔

ایک دوسری مثال یہ ہے کیا «العلیم» بھی اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو ایک ایسے علم کا متضمن ہے جس سے پہلے جہل نہ ہو اور جسے نسیان لاحق نہ ہو۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ دو ناموں کے جمع ہونے میں ازدیادِ حسن وکمال

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَالْحُسْنُ فِي أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى

يَكُونُ بِاعْتِبَارِ كُلِّ اسْمٍ عَلَى انْفِرَادِهِ،

وَيَكُونُ بِاعْتِبَارِ جَمْعِهِ إِلَى غَيْرِهِ،

فَيَحْصُلُ بِجَمْعِ الاسْمِ إِلَى الآخَرِ كَمَالٌ فَوْقَ كَمَالٍ.

مَثَالُ ذَلِكَ: «الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ». [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٧)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اللہ تعالی کے ناموں میں حسن خوبی ایک تو اس اعتبار سے ہے کہ اللہ تعالی کا ہر نام اکیلا اپنی جگہ حسن وخوبی والا ہے اور دوسرے اس اعتبار سے بھی کہ جب وہ کسی دوسرے نام کے ساتھ جمع ہو جائے تو وہ کمال سے بڑھ کر کمال ہے۔ اس کی مثال العزیز الحکیم ہے۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قاعدہ ۲: اللہ تعالی کے تمام اسماء نام بھی ہیں اور صفات بھی ہیں۔[1]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

أَسْمَاء اللهِ تَعَالَى أَعْلَامٌ وَأَوْصَافٌ،

أَعْلامٌ بِاعْتِبَارِ دَلَالَتِهَا عَلَى الذَّاتِ،

وَأَوْصَافٌ بِاعْتِبَارِ مَا دَلَّتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَعَانِي،

وَهِيَ بِالْاِعْتِبَارِ الْأَوَّلِ مُتَرَادِفَةٌ لِدَلَالَتِهَا عَلَى مُسَمًّى وَاحِدٍ،

وَهُوَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِالْاِعْتِبَارِ الثَّانِي مُتَبَايِنَةٌ،

لِدَلَالَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مَعْنَاهُ الْخَاصِ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ۸)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اللہ تعالی کے نام اعلام بھی ہیں اور اوصاف بھی۔ اللہ تعالی کے اسماء اللہ کی ذات پر دلالت کرنے کے اعتبار سے اعلام (یعنی نام) ہیں، لیکن ان ناموں میں جو معانی ہیں ان کے اعتبار سے وہ اللہ کے اوصاف بھی ہیں۔ پس یہ سارے نام عَلَم ہونے کے اعتبار سے تو ایک دوسرے کے مترادف ہیں کیونکہ وہ ایک ہی ذات پر دلالت کرتے ہیں جو کہ اللہ عزوجل ہے، لیکن اوصاف ہونے کے اعتبار سے ایک دوسرے سے متباین (یعنی جدا) ہیں کیونکہ ان میں سے ہر نام ایک خاص معنی پر دلالت کرتا ہے (جو دوسرے سے جدا ہے)۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

[1] أسماء الله تعالى أعلام وأوصاف

❄ اَعلام

قَالَ تَعَالَىٰ:

وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. [يونس ١٠٧]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وہ الغفور ہے الرحیم ہے۔[سورۂ یونس ۱۰۷]

❄ صفات

قَالَ تَعَالَىٰ:

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ. [الكهف ٥٨]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور آپ کا رب الغفور ہے، رحمت والا ہے۔ [سورۃ الکہف ۵۸]

قَالَ تَعَالَىٰ:

إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ. [فصلت ٤٣]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یقیناً آپ کا رب بڑا مغفرت والا ہے۔[سورۂ فصلت ۴۳]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

"الدَّهْرُ" لَيْسَ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى،

لِأَنَّهُ اسْمٌ جَامِدٌ لَا يَتَضَمَّنُ مَعْنًى يَلْحَقُهُ بِالْأَسْمَاءِ الْحَسَنَى، وَلِأَنَّهُ اسْمٌ لِلْوَقْتِ وَالزَّمَنِ،

قَالَ اللهُ تَعَالَى عَنْ مُنْكِرِي الْبَعْثِ:

{وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ} يَرِيدُونَ: مُرُورَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ.

فَأَمَّا قَوْلُهُ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ

بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ» فَلَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الدَّهْرَ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى،

وَذَلِكَ أَنَّ الَّذِينَ يَسُبُّونَ الدَّهْرَ إِمَّا يُرِيدُونَ الزَّمَانَ الَّذِي هُوَ مَحَلُّ الْحَوَادِثِ، لَا يَرِيدُونَ اللهَ تَعَالَى،

فَيَكُونُ مَعْنَى قَوْلِهِ: «وَأَنَا الدَّهْرُ» مَا فَسَّرَهُ بِقَوْلِهِ: «بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ»،

فَهُوَ سُبْحَانَهُ خَالِقُ الدَّهْرِ وَمَا فِيهِ، وَقَدْ بَيَّنَ أَنَّهُ يُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَهُمَا الدَّهْرُ،

وَلَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ الْمُقَلِّبُ (بِكَسْرِ اللَّامِ) هُوَ الْمُقَلَّبُ (بِفَتْحِهَا)،

وَبِهَذَا تَبَيَّنَ أَنَّهُ يَمْتَنِعُ أَنْ يَكُونَ الدَّهْرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مُرَادًا بِهِ اللهَ تَعَالَى.

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللَّهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسَنَى (ص: ٩-١٠)]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الدَّهْرُ اللہ کے ناموں میں سے نہیں ہے، اس لئے کہ یہ ایک اسمِ جامد ہے اور یہ اسمائے حسنی کے معنی کو متضمن نہیں، کیونکہ **دَهْر** وقت اور زمانہ کا نام ہے۔ اللہ تعالی نے بعث کے منکرین کے بارے میں فرمایا: «اور وہ کہتے ہیں کہ زندگی تو بس دنیا کی زندگی ہے جس میں ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں سوائے **دَهْر** کے کوئی چیز ہلاک نہیں کرتی» اس سے ان کی مراد رات اور دن کا گزرنا تھا۔

جہاں تک کے (حدیثِ قدسی) اللہ تعالی کا یہ فرمان کہ «ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے، وہ زمانے کو برا کہتا ہے جبکہ میں ہی زمانہ ہوں میرے ہی ہاتھ میں سارا معاملہ ہے، رات اور دن کو میں ہی الٹتا پلٹتا رہتا ہوں» تو یہ قول اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ **دَهْر** بھی اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہو، اس لئے کہ جو لوگ **دَهْر** کو برا کہتے تھے وہ بھی زمانے کو برا کہتے تھے جو کہ محلِ حوادث ہے، ان کی بھی غرض اللہ کو برا کہنے کی نہیں تھی۔ تو اس اعتبار سے «میں زمانہ ہوں» اس کی وضاحت اگلے جملے ہی میں کہ «میرے ہی ہاتھ میں سارا اختیار ہے، میں ہی رات اور دن کو الٹتا پلٹتا رہتا ہوں» سے ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالی ہی زمانے کا اور اس میں موجود تمام چیزوں کا خالق ہے، اور اس نے یہ بات واضح کردی ہے کہ وہی رات اور دن کو الٹتا پلٹتا رہتا ہے اور یہی (رات دن) **دَهْر** ہے۔ تو یہ ممکن نہیں کہ **مُقَلِّبُ** (لام کے کسرہ کے ساتھ) **مُقَلَّبُ** (لام کے فتحہ کے ساتھ) ہو جائے۔ اس سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حدیث میں دہر سے مراد اللہ تعالی کی ذات نہیں ہے۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قاعدہ ۳: اللہ کے تمام اسماء توقیفی ہیں، محض عقل سے اخذ نہیں کیے جاسکتے

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

أَسْمَاءُ اللهِ تَعَالَى تَوْقِيفِيَّةٌ لَا مَجَالَ لِلْعَقْلِ فِيهَا

وَعَلَى هَذَا فَيَجِبُ الْوُقُوفُ فِيهَا عَلَى مَا جَاءَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ،

فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ،

لِأَنَّ الْعَقْلَ لَا يُمْكِنُهُ إِدْرَاكُ مَا يَسْتَحِقُّهُ تَعَالَى مِنَ الْأَسْمَاءِ،

فَوَجَبَ الْوُقُوفُ فِي ذَلِكَ عَلَى النَّصِ.

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ١٣)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اللہ تعالی کے تمام نام توقیفی ہیں، ان کے معاملے میں محض عقل چلا کر کام نہیں لیا جاسکتا۔ یہ واجب ہے کہ اللہ تعالی کے ناموں کے باب میں انہی ناموں پر توقف کیا جائے جو کتاب وسنت میں آئے ہیں؛ نہ ان میں کوئی نام بڑھایا جائے نہ ہی ان میں سے کوئی نام گھٹایا جائے۔ یہ اس لئے کہ محض عقل کی بنیاد پر اس بات کا ادراک نہیں کیا جاسکتا کہ اللہ تعالی کن ناموں کا مستحق ہے۔ پس اس معاملے میں نص پر توقف لازم ہے۔

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ تَعَالَى:

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ

وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا

وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ. [الأعراف: ٣٣]

اللہ تعالی نے فرمایا:

آپ فرمادیجئے: میرے رب نے کھلے اور چھپے تمام فواحش کو حرام کردیا ہے، اور گناہ اور ناحق سرکشی کو بھی، اور اس بات کو بھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے جبکہ اللہ نے اس بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں کی، اور اس بات کو بھی حرام کردیا ہے تم اللہ پر علم کے بغیر ہی بات گھڑنے لگو۔ [سورۃ الاعراف ۳۳]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَلِأَنَّ تَسْمِيَتَهُ تَعَالَى بِمَا لَمْ يُسَمَّى بِهِ نَفْسَهُ
أَوْ إِنْكَارِ مَا سَمَّى بِهِ نَفْسَهُ جِنَايَةٌ فِي حَقِّهِ تَعَالَى،
فَوَجَبَ سُلُوكُ الْآدَابِ فِي ذَلِكَ، وَالِاقْتِصَارُ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ النَّصُ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ١٣)]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کیونکہ اللہ تعالی کو وہ نام دیناجو خود اس نے اپنے آپ کو نہیں دیا یا کسی نام کاانکار کر دیناجو اللہ تعالیٰ نے خود کو دیا ہے، یہ چیز اللہ تعالی کے حق میں ایک بہت بڑا جرم ہے۔ لہٰذا اس معاملے میں ادب کی راہ اختیار کرنا ضروری ہے، اور اسی پر اقتصار لازم ہے جو نص میں وارد ہے۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ تَعَالَى:

وَلِلّهِ الأَسْمَاء الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا. [الأعراف ١٨٠]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں تو تم اسے انہی ناموں سے پکارو۔ [سورۃالاعراف ١٨٠]

قاعدہ ۴: اللہ تعالی کے نام کسی مخصوص عدد میں محصور نہیں۔[1]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

أَسْمَاء اللهِ تَعَالَى غَيْرُ محصورة بِعَدَدٍ مُعَيَّنٍ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ١٣)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اللہ تعالی کے نام کسی خاص عدد میں محصور نہیں۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ اللہ کے بعض نام غیب میں مخفی ہیں

وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ:

أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ

سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ — قرآن

أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ — سنت

أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ.

(حم) عن بن مسعود [الصحيحة ١٩٩] (صحيح)

اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی ایک دعا میں یوں کہا:

(اے اللہ،) میں تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تو نے خود اپنے آپ کو دیا ہے یا جسے تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا جسے تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کو سکھایا ہے یا پھر اپنے پاس علم غیب میں چھپا رکھا ہے۔ [مسند احمد]

[1] أسماء الله تعالى غير محصورة بعدد معين

❄ اللہ کے ۹۹ نام

قال ﷺ:

إِنَّ لِلهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا[1] دَخَلَ الجَنَّةَ.

[خ: التوحيد ٧٣٩٢ - م: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار ٦ - (٢٦٧٧)]

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں، سو سے ایک کم، کہ جو شخص بھی انہیں محفوظ کر لے وہ ضرور جنت میں جائے گا۔ [بخاری و مسلم]

❄ اِحصاء کا معنیٰ

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَمَعْنَى إِحْصَاءِ أَسْمَاءِ اللهِ

أَنْ يَعْرِفَ لَفْظَهَا وَمَعْنَاهَا وَيَتَعَبَّدَ لِلّٰهِ بِمُقْتَضَاهَا.

[مَجْمُوعُ فَتَاوَى وَرَسَائِلِ الْعُثَيْمِين (٤/ ٢٦٣)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اللہ کے ناموں کے احصاء (محفوظ کرنے) کا معنیٰ یہ ہے کہ ان کے الفاظ معلوم ہوں اور ان کا معنیٰ بھی معلوم ہو اور ان کے مقتضیٰ کے مطابق اللہ کی عبادت بھی کی جائے۔ [مَجْمُوعُ الفَتَاوَى]

[1] قال ابن حجر: وَقَالَ بن بَطَّالٍ الْإِحْصَاءُ يَقَعُ بِالْقَوْلِ وَيَقَعُ بِالْعَمَلِ فَالَّذِي بِالْعَمَلِ أَنَّ لِلَّهِ أَسْمَاءً يَخْتَصُّ بِهَا كَالْأَحَدِ وَالْمُتَعَالِ وَالْقَدِيرِ وَنَحْوِهَا فَيَجِبُ الْإِقْرَارُ بِهَا وَالْخُضُوعُ عِنْدَهَا وَلَهُ أَسْمَاءٌ يُسْتَحَبُّ الِاقْتِدَاءُ بِهَا فِي مَعَانِيهَا كَالرَّحِيمِ وَالْكَرِيمِ وَالْعَفُوِّ وَنَحْوِهَا فَيُسْتَحَبُّ لِلْعَبْدِ أَنْ يَتَحَلَّى بِمَعَانِيهَا لِيُؤَدِّيَ حَقَّ الْعَمَلِ بِهَا فَبِهَذَا يَحْصُلُ الْإِحْصَاءُ الْعَمَلِيُّ وَأَمَّا الْإِحْصَاءُ الْقَوْلِيُّ فَيَحْصُلُ بِجَمْعِهَا وَحِفْظِهَا وَالسُّؤَالِ بِهَا وَلَوْ شَارَكَ الْمُؤْمِنَ غَيْرُهُ فِي الْعَدِّ وَالْحِفْظِ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يمتاز عَنهُ بِالْإِيمَانِ وَالْعَمَلِ بِهَا. [فتح الباري لابن حجر (١٣/ ٣٧٨) رقم ٧٣٩٢]

قَالَ الشَّيْخُ بِنْ باز ﷫:

الإِحْصَاءُ يَكُونُ بِالْحِفْظِ،

وَيَكُونُ بِتَدْبِرٍ وَتَعْقِلِ مَعَانِيهَا وَالْعَمَلِ بِمُقْتَضَى ذَلِكَ. [مجموع فتاوى ابن باز (٢٦/ ٧٧)]

شیخ بن باز ﷫ فرماتے ہیں:

احصاء حفظ کے اعتبار سے بھی ہوتا ہے اور ان ناموں کے معانی میں فہم وتدبر کے اعتبار سے بھی ہوتا ہے، اور اس اعتبار سے بھی ہوتا ہے کہ ان کے مقتضیٰ پر عمل کیا جائے۔ [مجموع فتاوی ابن باز]

❄ کیا اللہ کے صرف ۹۹ نام ہیں؟

قَالَ الشَّيْخُ ﷫:

فَمَعْنَى الْحَدِيثِ:

أَنَّ هَذَا الْعَدَدِ مِنْ شَأْنِهِ أَنَّ مَنْ أَحْصَاهُ دَخَلَ الْجَنَّةِ.

وَعَلَى هَذَا فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ: «مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّة»

جُمْلَةٌ مُكَمِّلَةٌ لِمَا قَبْلَهَا وَلَيْسَتْ مُسْتَقِلَّةً.

وَنَظِيرُ هَذَا أَنْ تَقُولَ: عِنْدِي مِائَةُ دِرْهَمٍ أَعْدَدْتُهَا لِلصَّدَقَةِ،

فَإِنَّهُ لَا يَمْنَعُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ دَرَاهِمُ أُخْرَى لَمْ تُعِدَّهَا لِلصَّدَقَةِ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص١٤)]

شیخ ابن عثیمین ﷫ فرماتے ہیں:

حدیث کا معنی یہ ہے کہ اس (۹۹ کے) عدد کی خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص ان ناموں کو محفوظ کر لے وہ جنت میں جائے گا۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو (حدیث کے الفاظ) «جس نے انہیں محفوظ کیا وہ جنت میں داخل ہوگا» پچھلے جملے کو مکمل کرنے والا جملہ ہے نہ کہ ایک مستقل جملہ۔ اس کی نظیر تمہارا یوں کہنا ہے کہ میرے پاس ۱۰۰ درہم ہیں جو میں نے صدقے کے لئے تیار رکھے ہیں۔ ایسا کہنا اس بات میں مانع نہیں ہو جاتا کہ تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی دراہم ہوں جو تم نے صدقے کے لئے نہ رکھے ہوں۔

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قاعدہ ۵: اللہ تعالیٰ کے ناموں کے سلسلہ میں الحاد سے بچنا واجب ہے۔[1]

❄ الحاد کی چار قسمیں

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

الإِلْحَادُ فِي أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى هُوَ الْمِيلُ بِهَا عَمَّا يَجِبُ فِيهَا وَهُوَ أَنْوَاعٌ:

الْأَوَّلُ: أَنْ يَنْكُرَ شَيْئًا مِنْهَا

أَوْ مِمَّا دَلَّتْ عَلَيْهِ مِنَ الصِّفَاتِ وَالْأَحْكَامِ،

كَمَا فَعَلَ أَهْلُ التَّعْطِيلِ مِنَ الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ...

الثَّانِي: أَنْ يَجْعَلَهَا دَالَّةً عَلَى صِفَاتٍ

تُشَابِهُ صِفَاتَ الْمَخْلُوقِينَ كَمَا فَعَلَ أَهْلُ التَّشْبِيهِ...

الثَّالِثُ: أَنْ يُسَمِّيَ اللهَ تَعَالَى بِمَا لَمْ يُسَمِّي بِهِ نَفْسَهُ، كَتَسْمِيَةِ النَّصَارَى لَهُ: "الْأَبُ"...

الرَّابِعُ: أَنْ يُشْتَقَّ مِنْ أَسْمَائِهِ أَسْمَاءً لِلْأَصْنَامِ،

كَمَا فَعَلَ الْمُشْرِكُونَ فِي اشْتِقَاقِ الْعُزَى مِنَ الْعَزِيزِ،

وَاشْتِقَاقِ اللَّاتِ مِنَ الْإِلٰهِ... [الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ١٦)]

۱. تعطیل
۲. تمثیل و تشبیہ
۳. اختراع
۴. اشتقاق

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے ناموں کے معاملے میں الحاد یہ ہے کے جو چیز ان کے باب میں واجب تھی آدمی اس سے دوسری جانب مائل ہو جائے۔ اللہ کے اسماء کے باب میں الحاد کی کئی قسمیں ہیں:

پہلی قسم: یہ کہ آدمی اللہ کے ناموں میں سے کسی کا انکار کر دے، یا وہ نام جس صفت پر دلالت کرتا ہے یا اس سے جو احکام سامنے آتے ہیں ان کا انکار کر دے۔ جیسا کہ جہمیہ فرقے کے اہل تعطیل نے کیا۔

دوسری قسم: یہ کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ظاہر ہونے والی صفات کو مخلوق کے مشابہ قرار دے، جیسا کہ اہل تشبیہ نے کیا۔

تیسری قسم: یہ کہ آدمی اللہ کو وہ نام دے جو اللہ نے خود اپنے آپ کو نہیں دیا۔ مثلاً نصاریٰ کا اللہ کو «باپ» کہنا۔

چوتھی قسم: یہ ہے کہ اللہ کے ناموں کو توڑ مروڑ کر ان سے بتوں کے لئے نام گھڑے جائیں جیسا کہ مشرکین نے کیا۔ انہوں نے اللہ کے نام «الْعَزِيْز» سے «الْعُزَّى» اور «الإِلٰه» سے «اللَّات» کے نام بنا دیئے۔

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

---

[1] يجب الإجتناب عن الإلحاد في أسماء الله تعالى

قَالَ تَعَالَىٰ:

وَلِلّهِ الأَسْمَاء الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا
وَذَرُواْ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَآئِهِ
سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ. [الأعراف: ١٨٠]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور اللہ ہی کے لئے ہیں اچھے اچھے نام، پس تم اسے انہی ناموں سے پکارو؛ اور جو لوگ اللہ کے ناموں کے معاملے میں الحاد کی راہ اپنائے ہوئے ہیں انہیں چھوڑ دو؛ وہ جلد ہی اپنے اعمال کا بدلہ پانے والے ہیں۔

[سورۃالاعراف ۱۸۰]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَالإِلْحَادُ بِجَمِيعِ أَنْوَاعِهِ مُحَرَّمٌ،
لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى هَدَّدَ الْمُلْحِدِينَ بِقَوْلِهِ:
{وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ}.
وَمِنْهُ مَا يَكُونُ شِرْكًا أَوْ كُفْرًا حَسْبُمَا تَقْتَضِيهِ الْأَدِلَّةُ الشَّرْعِيَّةُ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ١٧)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

الحاد کی تمام ہی انواع حرام ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان :
{وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ}
میں ان لوگوں کو دھمکایا ہے جو الحاد کا ارتکاب کرتے ہیں۔ پس شرعی دلائل کے مقتضیٰ کے مطابق الحاد کی بعض صورتیں شرک ہیں اور بعض کفر۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

۲. اللہ کی صفات سے متعلق قواعد

قاعدہ ۱: اللہ کی صفات صفاتِ کمال ہیں ان میں کسی بھی اعتبار سے کوئی نقص نہیں

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللهُ:

صِفَاتُ اللهِ تَعَالَى كُلُّهَا صِفَاتُ كَمَالٍ
لَا نَقْصٌ فِيهَا بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ
كَالْحَيَاةِ، وَالْعِلْمِ، وَالْقُدْرَةِ، وَالسَّمْعِ، وَالْبَصَرِ،
وَالرَّحْمَةِ، وَالْعِزَّةِ، وَالْحِكْمَةِ، وَالْعُلُوِّ، وَالْعَظَمَةِ، وَغَيْرِ ذَلِكَ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ۱۸)]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اللہ کی تمام صفات صفاتِ کمال ہیں۔ ان میں کسی بھی اعتبار سے کوئی نقص نہیں۔ جیسے حیات، علم، قدرت، سمع وبصر، رحمت وعزت وحکمت اور عُلو وعظمت وغیرہ متعدد صفات ہیں۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ المثل الاعلیٰ

قَالَ تَعَالَى:

وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَى وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. [النحل: ٦٠]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور اللہ کے لیے سب سے اونچی مثال ہے؛ اور وہ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔ [سورۃ النحل ٦٠]

قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ رحمه الله:

أَيِ: الْكَمَالُ الْمُطْلَقُ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ. [تفسير ابن كثير ت سلامة (٤/ ٥٧٨)]

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یعنی ہر اعتبار سے کمالِ مطلق (اللہ ہی کے لیے) ہے۔ [تفسیر ابن کثیر]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَالْمَثَلُ الْأَعْلَى: هُوَ الْوَصْفُ الْأَعْلَى.

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ١٨)]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

{الْمَثَلُ الْأَعْلَى} سے مراد اعلیٰ ترین وصف (یعنی صفت) ہے۔ [الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَإِذَا كَانَتِ الصِّفَةُ نَقْصًا لَا كَمَالَ فِيهَا فَهِيَ مُمْتَنِعَةٌ فِي حَقِّ اللَّهِ تَعَالَى، كَالْمَوْتِ، وَالْجَهْلِ، وَالنِّسْيَانِ، وَالْعَجْزِ، وَالْعَمَى، وَالصَّمَمِ، وَنَحْوِهَا.

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ١٩)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اگر کوئی صفت نقص والی ہو جس میں کوئی کمال نہ ہو تو ایسی صفت کو اللہ کے حق میں ممنوع مانا جائے گا۔ جیسے موت، جَهْل، نِسْيَان (بھولنا)، عَجْز (یعنی عاجز ہونا)، عمٰی (اندھاپن)، صَمَم (بہراپن) وغیرہ۔

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ تَعَالَى:

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ. [الفرقان: ٥٨]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور اس ذات پر توکل کر جو زندہ ہے جسے موت نہیں آتی۔ [سورۃ الفرقان ۵۸]

قَالَ تَعَالَى:

لَا يَضِلُّ رَبِّي[1] وَلَا يَنسَى. [طه: ٥٢]

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ ہی بھولتا ہے۔ [سورۃ طٰہٰ ۵۲]

[1] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَوْلُهُ: {فِي كِتَابٍ لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى} [طه: ٥٢] يَقُولُ: لَا يُخْطِئُ رَبِّي وَلَا يَنْسَى. [تفسير الطبري ط هجر (١٦/ ٨٣)، الصحيح المسبور] (حسن)

قَالَ تَعَالَىٰ:

وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ
فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا. [فاطر: ٤٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور تیرا رب ایسا نہیں کہ آسمانوں میں یا زمین میں کوئی چیز اسے عاجز کردے؛ وہ تو بڑا علم والا، قدرت والا ہے۔
[سورۂ فاطر ۴۴]

قال النبي ﷺ في الدجال:

أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

[خ: الفتن ٧١٣١ – م: الفتن وأشراط الساعة ١٠١ - (٢٩٣٣)] عن أنس

اللہ کے نبی ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا:

خوب سن لو کہ دجال کانا ہے، اور تمہارا رب کانا نہیں۔ [بخاری و مسلم]

قَالَ تَعَالَىٰ:

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ. [الزخرف: ٨٠]

اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا:

کیا وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے؟ (ہرگز نہیں،) بلکہ ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے موجود ہیں جو ہر چیز) لکھ رہے ہیں۔ [سورۃ الزخرف ۸۰]

❄ وہ صفات جو کمال اور نقص دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہوں

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وإذا كَانَتِ الصِّفَةُ كَمَالًا فِي حَالٍ، وَنُقْصًا فِي حَالٍ،
لَمْ تَكُنْ جَائِزَةً فِي حَقِّ اللهِ وَلَا مُمْتَنِعَةً عَلَى سَبِيلِ الْإِطْلَاقِ،
فَلَا تُثْبَتُ لَهُ إِثْبَاتًا مُطْلَقًا، وَلَا تُنْفَى عَنْهُ نَفْيًا مُطْلَقًا
بَلْ لَابُدَّ مِنَ التَّفْصِيلِ:
فَتَجُوزُ فِي الْحَالِ الَّتِي تَكُونُ كَمَالًا، وَتَمْتَنِعُ فِي الْحَالِ الَّتِي تَكُونُ نُقْصًا
وَذَلِكَ كَالْمَكْرِ، وَالْكَيْدِ، وَالْخِدَاعِ، وَنَحْوِهَا
فَهَذِهِ الصِّفَاتُ تَكُونُ كَمَالًا إِذَا كَانَتْ فِي مُقَابَلَةِ مَنْ يُعَامِلُونَ الْفَاعِلَ بِمِثْلِهَا،
لِأَنَّهَا حِينَئِذٍ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ فَاعِلَهَا قَادِرٌ عَلَى مُقَابَلَةِ عَدُوِّهِ بِمِثْلِ فِعْلِهِ أَوْ أَشَدِّ،
وَتَكُونُ نُقْصًا فِي غَيْرِ هَذِهِ الْحَالِ،
وَلِهَذَا لَمْ يَذْكُرْهَا اللهُ تَعَالَى مِنْ صِفَاتِهِ عَلَى سَبِيلِ الْإِطْلَاقِ،
وَإِنَّمَا ذُكِرَهَا فِي مُقَابَلَةِ مَنْ يُعَامِلُونَهُ وَرُسُلَهُ بِمِثْلِهَا. [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ٢٠)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اگر کوئی صفت ایسی ہو کہ ایک حال میں وہ کمال ہو لیکن دوسرے حال میں وہ نقص ہو تو اللہ کے حق میں (بلا قید) علی الاطلاق اسے جائز قرار دے دینا بھی ٹھیک نہیں اور اسی طرح اللہ کے حق میں اسے سرے سے ممنوع قرار دے دینا بھی ٹھیک نہیں۔ نہ اس کا مطلقا اثبات کیا جائے اور نہ ہی اس کی مطلقا نفی کی جائے۔ بلکہ اس معاملے میں تفصیل ضروری ہے: کہ وہ اُس حال میں اللہ کے لئے جائز ہوگی جس میں وہ کمال ہو اُس حالت میں ممنوع ہوگی جس میں نقص ہو۔

مثال کے طور پر مکر، کید اور خداع جیسی صفات کا معاملہ ہے کہ یہ صفات ان لوگوں کے مقابلے (اور بدلے) کے طور پر ہوں جو انہی افعال کا ارتکاب کریں تو کمال ہیں، اس لئے کہ اس حالت میں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا فاعل اپنے دشمن کے فعل کے جواب میں اسی طرح کرنے یا اس سے بھی سخت فعل پر قادر ہے۔

لیکن یہ صفات اِس حالت کے علاوہ حالت میں نقص ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے ان صفات کو اپنے لئے بر سبیل اطلاق ذکر نہیں کیا بلکہ ان لوگوں کے بدلے کے طور پر ذکر کیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ مکر کید اور خداع جیسے افعال کا ارتکاب کرتے ہیں۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ تَعَالَىٰ:

وَمَكَرُوا۟ وَمَكَرَ اللهُ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ. [آل عمران ٥٤]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اور انہوں نے مکر کیا تو اللہ نے بھی مکر کیا اور اللہ تعالی بہتر مکر کرنے والا ہے۔ [سورۃ آل عمران ۵۴]

قَالَ تَعَالَىٰ:

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا. [الطارق: ١٥، ١٦]

اللہ تعالی نے فرمایا:

یہ (کافر) چال چل رہے ہیں اور میں بھی (ان کے خلاف) ایک تدبیر کر رہا ہوں۔ [سورۃ الطارق: ۱۵،۱۶]

قَالَ تَعَالَىٰ:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ. [النساء: ١٤٢]

اللہ تعالی نے فرمایا:

منافقین اللہ کے ساتھ چالبازیاں کر رہے ہیں جبکہ اللہ ہی انھیں دھوکہ میں رکھے ہوئے ہے۔

[سورۃ النساء: ۱۴۲]

قاعدہ ۲: صفات کا باب اسماء کے باب سے وسیع ہے

قَالَ الشَّيْخُ ﷫:

بَابُ الصِّفَاتِ أَوْسَعُ مِنْ بَابِ الْأَسْمَاءِ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ٢١)]

شیخ ابن عثیمین ﷫ فرماتے ہیں:

صفات کا باب اسماء کے باب سے زیادہ وسیع ہے۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ الشَّيْخُ ﷫:

وَلِأَنَّ مِنَ الصِّفَاتِ مَا يَتَعَلَّقُ بِأَفْعَالِ اللهِ تَعَالَى،
وَأَفْعَالُهُ لَا مُنْتَهَى لَهَا.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ٢١)]

شیخ ابن عثیمین ﷫ فرماتے ہیں:

اس لئے کہ اللہ تعالی کی صفات میں سے کئی صفات وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے افعال سے متعلق ہیں اور اللہ تعالی کے افعال کی کوئی انتہا نہیں۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ الشَّيْخُ ﷫:

وَمِنْ أَمْثَلَةِ ذٰلِكَ:
أَنَّ مِنْ صِفَاتِ اللهِ تَعَالَى الْمَجِيءُ، وَالإِتْيَانُ،
وَالْأَخْذُ وَالإِمْسَاكُ، وَالْبَطْشُ، إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الصِّفَاتِ التِّي لَا تُحْصَى.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ٢١)]

شیخ ابن عثیمین ﷫ فرماتے ہیں:

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے مَجِيء (آنا) اِتْيَان (آنا) اَخْذ (پکڑنا، گرفت کرنا) اِمْسَاک (پکڑنا، تھامنا) بَطْش (مٹھی میں پکڑنا، گرفت کرنا وغیرہ) کئی صفات ہیں جن کا شمار اور احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

الْمَجِيءُ

قَالَ تَعَالَى:

وَجاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا. [الفجر: ٢٢]

اللہ تعالی نے قیامت کا منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اور تیرا رب آگیا، اور فرشتے بھی صف در صف ! [سورۃ الفجر ۲۲]

الْإِمْسَاكُ

قَالَ تَعَالَى:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. [الحج: ٦٥]

اللہ تعالی نے فرمایا:

کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالی نے تمہارے لئے زمین میں موجود تمام چیزوں کو مسخر کر رکھا ہے اور کشتیوں کو بھی جو اسی کے حکم سے پانی پر رواں دواں ہوتی ہیں؟ اور اس نے آسمان کو تھام رکھا ہے کہ کہیں زمین پر گر نہ پڑے، ہاں، مگر اس کے حکم اور اجازت سے۔ [سورۃ الحج ۶۵]

الْأَخْذُ

قَالَ تَعَالَى:

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ. [هود: ١٠٢]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ کسی ظالم بستی کی گرفت کرتا ہے۔ یقینا اس کی پکڑ بڑی دردناک ہے شدید ہے۔ [سورۂ ہود ۱۰۲]

البَطْشُ

قَالَ تَعَالَى:

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ. [البروج: ١٢]

اللہ تعالی نے فرمایا:

یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ [سورۃ البروج ۱۲]

قاعدہ ۳: اللہ کی صفات دو قسم کی ہیں: ثبوتی اور سلبی[1]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

صِفَاتُ اللهِ تَعَالَى تَنْقَسِمُ إِلَى قِسْمَيْنِ: ثُبُوتِيَّةٍ وَسِلْبِيَّةٍ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ٢١)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی صفات دو قسموں پر منقسم ہوتی ہیں: ثبوتی و سلبی۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ صفاتِ ثبوتیہ

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

فَالثُّبُوتِيَّةُ: مَا أَثْبَتَ اللهُ تَعَالَى لِنَفْسِهِ فِي كِتَابِهِ
أَوْ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ ﷺ، وَكُلُّهَا صِفَاتُ كَمَالٍ
لَا نَقْصَ فِيهَا بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ،
كَالْحَيَاةِ، وَالْعِلْمِ، وَالْقُدْرَةِ، وَالِاسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ،
وَالنُّزُولِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَالْوَجْهِ، وَالْيَدَيْنِ، وَنَحْوِ ذَلِكَ.
فَيَجِبُ إِثْبَاتُهَا لِلّٰهِ تَعَالَى حَقِيقَةً عَلَى الْوَجْهِ اللَّائِقِ بِهِ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ٢١)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

صفاتِ ثبوتیہ وہ صفات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے لیے بطور اثبات ذکر کیا ہے یا اپنے رسول ﷺ کی زبانی انہیں بیان فرمایا ہے۔ ایسی تمام صفات صفاتِ کمال ہیں۔ اُن میں کسی بھی اعتبار سے کسی نقص کی ذرا بھی گنجائش نہیں۔ مثلاً حیات، قدرت، عرش پر استواء، آسمانِ دنیا کی طرف نزول، وجہ (چہرہ) یدین (دونوں ہاتھ) وغیرہ کئی صفات۔ پس ان صفات کے باب میں لازم ہے کہ اللہ کے باب میں انہیں حقیقتاً تسلیم کرلیا جائے، اس طور پر جیسا کہ اللہ کی شان کے لائق ہے۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

---

[1] صفات الله تعالى تنقسم إلى قسمين: ثبوتية، وسلبية:

قَالَ تَعَالَى:

اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ. [البقرة ٢٥٥]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اللہ، اس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، وہ «الحي» ہے «القیوم» ہے۔ [سورۃ البقرہ ٢٥٥]

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ بِهِ هَمٌّ أَوْ غَمٌّ قَالَ:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ.

(ك) عن ابن مسعود [صحيح الجامع ٤٧٩١] (حسن)

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ جب بھی کسی فکر یا غم میں مبتلا ہوتے آپ یوں کہتے:

«يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ»

اے وہ ذات جو زندہ ہے، سب کو تھامنے والا ہے، میں تیری رحمت کے وسیلے سے تجھ ہی سے فریاد کرتا ہوں۔

[حاکم]

❄ صفاتِ سلبیہ

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَالصِّفَاتُ السِّلْبِيَّة:

مَا نَفَاهَا اللهُ سُبْحَانَهُ عَن نَفْسِهِ فِي كِتَابِهِ،

أَوْ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ ﷺ، وَكُلُّهَا صِفَاتُ نَقْصٍ فِي حَقِّهِ،

كَالْمَوْتِ، وَالنَّوْمِ، وَالْجَهْلِ، وَالنِّسْيَانِ، وَالْعَجْزِ، وَالتَّعَبِ.

فَيَجِبُ نَفْيُهَا عَنِ اللهِ تَعَالَى. [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٢٣)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

صفاتِ سلبیہ وہ صفات ہیں جن کی اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول ﷺ کی زبانی نفی کی ہے۔ ایسی تمام صفات اللہ کے حق میں نقص ہیں۔ جیسے موت، نیند، جہالت، نسیان (بھولنا) عجز (کوئی چیز نہ کر پانا)، تھکن وغیرہ۔ اللہ تعالی کے لئے ان تمام صفات کی نفی یعنی انکار لازم ہے۔[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ تَعَالَى:

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ. [الفرقان: ٥٨]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اور اس ذات پر توکل کر جو زندہ ہے، جسے کبھی موت نہیں آنے والی۔ [سورۃ الفرقان ۵۸]

قَالَ تَعَالَى:

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ. [البقرة ٢٥٥]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اسے نہ اونگھ آگھیرتی ہے اور نہ ہی نیند۔ [سورۃ البقرہ ۲۵۵]

قال ﷺ:

إِنَّ اللهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ.

[م: الإيمان ٢٩٥ - (١٧٩)] عَنْ أَبِي مُوسَى

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالی سوتا نہیں، اور نہ ہی یہ اس کے لائق ہے کہ وہ سوئے۔ [مسلم]

قاعدہ ۴: صفات ثبوتیہ صفاتِ کمال ہیں

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

الصِّفَاتُ الثَّبُوتِيَّةُ صِفَاتُ مَدْحٍ وَكَمَالٍ
فَكُلَّمَا كَثُرَتْ وَتَنَوَّعَتْ دَلَالَاتُهَا
ظَهَرَ مِنْ كَمَالِ الْمُوصَوَّفِ بِهَا مَا هُوَ أَكْثَرُ،
وَلِهَذَا كَانَتِ الصِّفَاتُ الثَّبُوتِيَّةُ الَّتِي أَخْبَرَ اللهُ بِهَا عَنْ نَفْسِهِ
أَكْثَرَ بِكَثِيرٍ مِنَ الصِّفَاتِ السَّلْبِيَّةِ كَمَا هُوَ مَعْلُومٌ.

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص٢٤)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

صفات ثبوتیہ تمام کی تمام صفاتِ مدح و کمال ہیں۔ پس یہ صفات جس قدر زیادہ ہوں گی اور اُن کی دلالت میں جس قدر تنوع ہوگا اُسی قدر اِن صفات کے موصوف (یعنی اللہ) کا کمال ظاہر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ صفاتِ ثبوتیہ جن کی اللہ تعالی نے اپنے بارے میں خبر دی ہے صفاتِ سلبیہ سے کہیں زیادہ ہیں جیسا کہ معلوم ہے۔
[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ الشَّيْخُ ﵀:

أَمَّا الصِّفَاتُ السَّلْبِيَّةُ فَلَمْ تُذْكَرْ غَالِبًا إِلَّا فِي الْأَحْوَالِ التَّالِيَةِ:

الْأُوَّلَى: بَيَانُ عَمُومِ كَمَالِهِ،

كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ} [الشورى ١١]،

{وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ} [الإخلاص ٤].

الثَّانِيَةُ: نَفْيُ مَا ادَّعَاهُ فِي حَقِّهِ الْكَاذِبُونَ،

كَمَا فِي قَوْلِهِ: {أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا}. [مريم ٩٢]

الثَّالِثَةُ: دَفْعُ تَوَهُّمِ نَقْصٍ مِن كَمَالِهِ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِهَذَا الْأَمْرِ الْمُعَيَّنِ،

كَمَا فِي قَوْلِهِ: {وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ} [الأنبياء: ١٦]،

وَقَوْلِهِ: {وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُغُوبٍ} [ق ٣٨].

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٢٤)]

شیخ ابن عثیمین ﵀ فرماتے ہیں:

صفات سلبیہ کا ذکر غالباً ان تین صورتوں میں ہوتا ہے:

پہلی صورت: اللہ کے کمال کی عمومیت کو بتانے کے لئے،

جیسا کہ اللہ تعالی کے فرمان: {لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ} کہ «اس کے مثل کوئی چیز نہیں»،

اور {وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ} «اور اس کی برابری کا کوئی نہیں» میں ہے۔

دوسری صورت: (اللہ کے بارے میں) جھوٹ گھڑنے والوں کے دعووں کی نفی میں:

جیسا کہ اللہ تعالی کے فرمان: {أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا}.

کہ «وہ رحمٰن کے لیے بیٹا ہونے کا دعوی کرتے ہیں جبکہ یہ چیز رحمٰن کی شان کے لائق نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے» میں ہے۔

تیسری صورت: اللہ تعالی سے متعلق کسی معاملے میں اللہ کے کمال میں نقص کے وہم کو دفع کرنے کے طور پر: جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے: {وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ}

«اور ہم نے آسمان وزمین اور ان دونوں کے درمیان موجود تمام چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا ہے»

اور اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے:

«اور ہم نے آسمان وزمین اور ان دونوں کے درمیان موجود تمام چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں تھکن نے چھوا تک نہیں» میں ہے۔ [الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قاعدہ ۵: ثبوتی صفات دو قسم کی ہیں: ذاتی اور فعلی[1]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

الصِّفَاتُ الثُّبُوتِيَّةُ تَنْقَسِمُ إِلَى قِسْمَيْنِ: ذَاتِيَّةٌ وَفِعْلِيَّةٌ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٢٥)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

صفات ثبوتیہ کی دو قسمیں ہیں: صفاتِ ذاتیہ اور صفاتِ فعلیہ۔[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ صفاتِ ذاتیہ

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

فَالذَّاتِيَّةُ: هِيَ الَّتِي لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ مُتَصِفًا بِهَا،
كَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْعِزَّةِ وَالْحِكْمَةِ وَالْعُلُوِّ وَالْعَظَمَةِ.
وَمِنْهَا الصِّفَاتُ الْخَبَرِيَّةُ: كَالْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ وَالْعَيْنَيْنِ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٢٥)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

صفات ذاتیہ وہ صفات ہیں جن سے اللہ تعالی ہمیشہ سے متصف رہا ہے اور ہمیشہ متصف رہے گا: جیسے علم، قدرت، سمع وبصر، عزت، حکمت وعظمت۔

انہی صفات میں صفات خبریہ بھی ہیں: جیسے وجہ (چہرہ)، یدین (دونوں ہاتھ)، عینین (دونوں آنکھیں)۔

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

---

[1] الصفات الثبوتية تنقسم إلى قسمين: ذاتية وفعلية:

❄ صفاتِ فعلیہ

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَالْفِعْلِيَّةُ: هِيَ الَّتِي تَتَعَلَّقُ بِمَشِيئَتِهِ،
إِنْ شَاءَ فَعَلَهَا وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَفْعَلْهَا،
كَالِاسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ، وَالنُّزُولِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا.

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٢٥)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

صفاتِ فعلیہ وہ صفات ہیں جو اللہ کی مشیت سے متعلق ہیں۔ یہ وہ صفات (یعنی افعال) ہیں کہ اگر اللہ چاہے تو کرتا ہے اور اگر وہ نہ چاہے تو نہیں کرتا۔ مثلاً استواء علی العرش (عرش پر مستوی ہونا)، آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرنا۔ [الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ تَعَالَى:

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. [يس: ٨٢]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اس کے حکم کا معاملہ تو ایسا ہے کہ جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے «ہو جا» تو وہ (کام) ہو جاتا ہے۔

[سورۂ یٰس ۸۲]

قَالَ تَعَالَى:

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ. [آل عمران ٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وہی ہے جو (ماں کے) رحم میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے۔ [سورۂ آلِ عمران ٦]

❄ کبھی کوئی صفت ذاتیہ اور فعلیہ دونوں ہوتی ہے

قَالَ الشَّيْخُ ﷬:

وَقَدْ تَكُونُ الصِّفَةُ ذَاتِيَّةً فِعْلِيَّةً بِاعْتِبَارَيْنِ

كَالْكَلَامِ، فَإِنَّهُ بِاعْتِبَارِ أَصْلِهِ صِفَةٌ ذَاتِيَّةٌ،

لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ مُتَكَلِّمًا،

وَبِاعْتِبَارِ آحَادِ الْكَلَامِ صِفَةٌ فِعْلِيَّةٌ،

لِأَنَّ الْكَلَامَ يَتَعَلَّقُ بِمَشِيئَتِهِ، يَتَكَلَّمُ مَتَى شَاءَ بِمَا شَاءَ.

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٢٥)]

شیخ ابن عثیمین ﷬ فرماتے ہیں:

کبھی کوئی صفت ایسی بھی ہوتی ہیں جو ایک اعتبار سے ذاتی اور ایک اعتبار سے فعلی ہوتی ہیں۔ جیسے صفتِ کلام۔ اس لیے کہ اپنی اصل کے اعتبار سے وہ صفت ذاتی ہے، کیونکہ اللہ تعالی ہمیشہ سے کلام کرنے والا تھا اور ہمیشہ کلام کرنے والا ہی رہے گا، لیکن آحادِ کلام کے اعتبار سے یہ صفتِ فعلی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام خود اللہ تعالی کی مشیت کے تابع ہے کہ وہ جب چاہتا ہے اور جو چاہتا ہے کلام فرماتا ہے۔ [الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قاعدہ ٦ : کتاب وسنت میں مذکور تمام صفات پر ایمان واجب ہے اور اس سلسلہ میں تعطیل وتحریف سے بچنا لازم ہے

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

طَرِيقَة أَهْلِ السُّنَّة فِي أَسْمَاء اللهِ وَصِفَاتِهِ:

طَرِيقَتُهُمْ إِثْبَاتُ مَا أَثْبَتَهُ اللَّه لِنَفْسِهِ فِي كِتَابِهِ وَعَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ ﷺ

مِنْ غَيْرِ تَحْرِيف، وَلَا تَعْطِيل، وَلَا تَكْيِيف، وَلَا تَمْثِيل.

التَّحْرِيفُ: التَّحْرِيفُ لُغَةً: التَّغْيِيرُ، وَاصْطِلَاحًا: تَغْيِيرُ لَفْظِ النَّصِّ أَو مَعْنَاهُ.

مَثَال تَغْيِير اللَّفْظ:

تَغْيِير قَوْله: {وَكَلَّمَ اللهُ مُوسَى تَكْلِيمًا} مِن رَفْعِ الجَلَالَة إِلَى نَصْبِهَا

لِيَكُونَ التَّكْلِيمُ مِن مُوسَى لَا مِنَ اللَّه.

وَمَثَالُ تَغْيِيرِ الْمَعْنَى: تَغْيِيرُ مَعْنَى اسْتِوَاء اللَّه عَلَى عَرْشه

مِنَ الْعُلُوّ وَالِاسْتِقْرَار إِلَى الِاسْتِيْلَاءِ وَالْمُلْك

لِيَنْتَفِي عَنْهُ مَعْنَى الِاسْتِوَاءِ الحَقِيقِيّ.

التَّعْطِيلُ: التَّعْطِيلُ لُغَةً: التَّرْكُ وَالتَّخْلِيَةُ،[1]

وَاصْطِلَاحًا: إِنْكَارُ مَا يَجِبُ لله مِنَ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَات،

إِمَّا كُلِّيًّا كَتَعْطِيلِ الجَهْمِيَّة، وَإِمَّا جُزْئِيًّا كَتَعْطِيلِ الأَشْعَرِيَّةِ

الَّذِينَ لَمْ يُثْبِتُوا مِن صِفَاتِ اللَّهِ إِلَّا سَبْعَ صِفَاتٍ.

مَجْمُوعَةٌ فِي قَوْلِهِ:

حَيٌّ عَلِيمٌ قَدِيرٌ وَالكَلَامُ لَهُ ... إِرَادَةٌ وَكَذَاكَ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ.

[مجْمُوع فتَاوَى ورسَائِل العُثَيْمِين (٤/ ٢٦١)]

---

[1] التعطيل بمعنى التخلية والترك، كقوله تعالى: {وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ} [الحج: ٤٥] ؛ أي: مخلاة متروكة. [مجموع فتاوى ورسائل العثيمين (٨/ ٧٢)]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
اللہ تعالی کے اسماء اور اسکی صفات کے باب میں اہلسنت والجماعت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسول کی زبانی جن صفات کا اثبات کیا ہے وہ بھی ان کا اثبات کرتے ہیں، ان صفات میں تحریف وتعطیل اور تکییف و تمثیل سے بچتے ہوئے۔
تحریف لغت میں تغییر (یعنی تبدیلی) کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں تحریف نص کے لفظ یا معنی کو بدل دینے کو کہتے ہیں۔
تغییرِ لفظی کی مثال: اللہ تعالی کے فرمان {وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَى تَكْلِيمًا} میں لفظ الجلالہ کو مرفوع سے منصوب کر دینا کہ کلام کی نسبت اللہ کی بجائے موسی علیہ السلام کی طرف ہو جائے۔
تغییرِ معنوی کی مثال: اللہ تعالی کے عرش پر استواء کا معنی علو واستقرار سے بدل کر اسے استیلاء (غلبہ) اور ملک (یعنی بادشاہت وملکیت) کر دینا تاکہ استواء کے حقیقی معنی کی نفی کی جاسکے۔
تعطیل لغت میں ترک و تخلیہ کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں تعطیل سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی کے لئے جن اسماء و صفات کا ماننا ضروری ہے ان کا انکار کر دیا جائے، چاہے وہ انکار کلی (یعنی پوری طرح) ہو جیسے فرقہ جہمیہ کا تعطیل کر دینا یا پھر وہ انکار جزئی ہو، جیسے اشعریہ تعطیل کرتے ہیں جو اللہ تعالی کے لئے صرف سات صفات کا اثبات کرتے ہیں جو اس شعر میں جمع ہو گئی ہیں:
حَيٌّ عَلِيمٌ قَدِيرٌ وَالكَلامُ لَهُ ... إِرَادَةٌ وَكَذَاكَ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ.
وہ حی ہے، علیم ہے، قدیر ہے، اور اس کے لئے کلام کی صفت بھی ہے اور ارادہ بھی، اسی طرح سمع وبصر بھی۔
[القَوَاعِدُ الْمُثْلٰى]

❄ تعطیل کی حرمت

قَالَ تَعَالَىٰ:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِآيَاتِ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ. [آل عمران:٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا ان کے لیے ایک سخت عذاب ہے۔ [سورۂ آلِ عمران ۴]

قال تعالى:

يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ. [النساء: ٤٢]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اس دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی تمنا کریں گے کہ کاش وہ (دفن کرکے) زمین کے برابر کردیا جاتا۔ [سورۃالنساء: ۴۲]

قَالَ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ الْخُزَاعِيُّ شَيْخُ الْبُخَارِيِّ:

مَنْ شَبَّهَ اللّٰهَ بِخَلْقِهِ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ جَحَدَ مَا وَصَفَ اللّٰهُ بِهِ نَفْسَهُ فَقَدْ كَفَرَ.

[مختصر العلو للعلي العظيم (ص٢٠٨)]

امام بخاری کے استاد نعیم بن حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جس نے اللہ کو کسی مخلوق سے تشبیہ دی اس نے کفر کیا، جس نے کسی ایسی صفت کا انکار کیا جو خود اس نے اپنے بارے میں بیان کی ہو تو اس نے کفر کیا۔ [مختصر العلو]

❄ تحریف کی حرمت

قَالَ تَعَالَی:

أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ

وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلاَمَ اللهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. [البقرة ٧٥]

اللہ تعالی نے فرمایا:

کیا تمہیں اب بھی اس بات کی امید ہے کہ وہ تمہاری بات پر یقین کریں گے جبکہ انہی میں سے ایک گروہ کا حال یہ ہے کہ وہ اللہ کا کلام سنتا ہے پھر اسے اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد بھی اس میں جانتے بوجھتے تحریف کردیتا ہے۔ [سورۃالبقرہ۷۵]

قَالَ تَعَالَی:

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ[1] عَنْ مَوَاضِعِهِ[2]. [النساء: ٤٦]

اللہ تعالی نے فرمایا:

یہود میں بعضے ایسے بھی ہیں جو (اللہ اور اس کے رسول کے) کلام کو اس کے مقام سے بدل دیتے ہیں۔

[سورۃالنساء۴۶]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

فَكُلُّ مَنْ حَرَّفَ نُصُوصَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ؛ فِيهِ شَبَهٌ مِنَ الْيَهُودِ؛

فَاحْذَرْ هَذَا، وَلَا تَتَشَبَّهْ بِالْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمُ

الَّذِينَ جَعَلَ اللهُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتِ،

لَا تُحَرِّفْ، بَلْ فَسِّرِ الْكَلَامَ عَلَى مَا أَرَادَ اللهُ وَرَسُولُهُ. [مَجْمُوعُ فَتَاوَى وَرَسَائِلِ الْعُثَيْمِينِ (٨/ ٩٦)]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

پس ہر وہ شخص جو کتاب و سنت کے نصوص میں تحریف کرتا ہے اس میں یہود کی خصلت موجود ہے۔ پس اس سے احتراز کرو اور ان لوگوں کی مشابہت اختیار نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا؛ جن میں سے بعض کو اللہ تعالی نے بندر اور خنزیر بنادیا اور طاغوت کے بندے بنادیا۔ تحریف نہ کرو، بلکہ کلام کی تفسیر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مراد کے مطابق ہی کرو۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلٰى]

---

[1] (الكلم) : اسم، جمع كلمة ويراد به كلام الله وكلام رسوله. [مجموع فتاوى ورسائل العثيمين (٨/ ٩٥)]

[2] أي: عن مدلولاته [مجموع فتاوى ورسائل العثيمين (٨/ ٩٥)]

قاعدہ ۷: اثباتِ صفات میں تمثیل وتکییف سے بچنا ضروری ہے

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

يَلْزَمُ فِي إِثْبَاتِ الصِّفَاتِ

التَّخْلِي عَنْ مَحْذُورَيْنِ عَظِيمَيْنِ:

أَحَدُهُمَا: التَّمْثِيلُ

وَالثَّانِي: التَّكْيِيفُ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ٣٨)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اللہ کی صفات کے اس اثبات میں دو بڑی ہی خطرناک چیزوں سے بچنا ضروری ہے: ایک تمثیل اور دوسرے تکییف۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ تمثیل کیا ہے؟

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

فَأَمَّا التَّمْثِيل:

فَهُوَ اعْتِقَادُ الْمُثْبِتِ

أَنَّ مَا أَثْبَتَهُ مِنْ صِفَاتِ اللَّه تَعَالَى

مُمَاثِل لِصِفَاتِ الْمَخْلُوقِين،

وَهَذَا اعْتِقَادٌ بَاطِلٌ، بِدَلِيلِ السَّمْعِ وَالْعَقْلِ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ٣٨)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

تمثیل یہ ہے کہ اس کو ماننے والا یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالی کے لیے وہ جن صفات کا اثبات کرتا ہے وہ مخلوق کی صفات کے مماثل ہیں، جبکہ یہ عقیدہ سمع وعقل دونوں دلیلوں کی روشنی میں باطل ہے۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ تمثیل کی حرمت

قَالَ تَعَالَیٰ:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ. [الشورى:١١]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اس کے مثل کوئی بھی چیز نہیں؛ وہ سمیع ہے، بصیر ہے۔ [سورۃ الشوریٰ ۱۱]

قَالَ تَعَالَیٰ:

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ. [النحل: ١٧]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کیا وہ جو پیدا کرتا ہے وہ اس کی طرح ہو سکتا ہے جو پیدا نہیں کرتا؟ تم نصیحت کیوں نہیں لیتے۔ [سورۃ النحل ۱۷]

قَالَ تَعَالَیٰ:

هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا. [مريم: ٦٥]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کیا تم کسی اور کو جانتے ہو جو اس کا ہم نام (یعنی اس جیسا) ہو؟ [سورۃ مریم ۶۵]

قَالَ تَعَالَیٰ:

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. [الإخلاص: ٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور ایسا کوئی نہیں جو اس کی برابری کا ہو۔ [سورۃ الاخلاص ۴]

❄ تشبیہ اور تمثیل میں فرق

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَالتَّشْبِيهُ كَالتَّمْثِيلِ،
وَقَدْ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا بِأَنَّ التَّمْثِيلَ التَّسْوِيَةُ فِي كُلِّ الصِّفَاتِ،
وَالتَّشْبِيهُ التَّسْوِيَةُ فِي أَكْثَرِ الصِّفَاتِ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٣٨)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اور تشبیہ تمثیل ہی کی طرح ہے، لیکن ان دونوں میں اس طرح فرق کیا جاسکتا ہے کہ تمثیل تمام صفات میں برابری کو کہتے ہیں اور تشبیہ اکثر صفات میں برابر کر دینے کو کہتے ہیں۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ تکییف کیا ہے؟

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَأَمَّا التَّكْيِيفُ: فَهُوَ أَنْ يَعْتَقِدَ الْمُثْبِتُ
أَنَّ كَيْفِيَّةَ صِفَاتِ اللَّهِ تَعَالَى كَذَا وَكَذَا،
مِنْ غَيْرِ أَنْ يُقَيِّدَهَا بِمُمَاثِلٍ.
وَهَذَا اعْتِقَادٌ بَاطِلٌ، بِدَلِيلِ السَّمْعِ وَالْعَقْلِ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٣٩)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

تکییف یہ ہے کہ اس کا اثبات کرنے والا یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالی کی صفات (اس کے افعال) کی کیفیت ایسی اور ایسی ہے، اس طور پر کہ وہ ان صفات کو کسی مخلوق کے مماثل نہ مانتا ہو۔ لیکن یہ عقیدہ بھی سمعی و عقلی دونوں دلیلوں کی بناپر باطل ہے۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ تکییف کی حرمت[1]

قَالَ تَعَالَى:

وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا. [طه: ١١٠]

اللہ تعالی نے فرمایا:

وہ اپنے علم سے اللہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ [سورۃ طٰہٰ ۱۱۰]

قَالَ تَعَالَى:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ
إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا. [الإسراء: ٣٦]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اور ایسی بات نہ کہہ جس کا تجھے علم نہ ہو؛ یقیناً کان، آنکھ اور دل ان سب سے قیامت کے دن سوال ہونے والا ہے۔ [سورۃ الاسراء ۳٦]

---

[1] قَالَ تَعَالَى: وَلَا تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ إِلاَّ الْحَقِّ. [النسآء:١٧١]

❄ تکییف اور تمثیل میں فرق

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

التَّكْيِيفُ وَالتَّمْثِيْلُ وَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا:

التَّكْيِيفُ إِثْبَاتُ كَيْفِيَّةِ الصِّفَةِ

كَأَنْ يَقُولَ: اسْتِوَاءُ اللّٰهِ عَلَى عَرْشِهِ كَيْفِيَّتُهُ كَذَا وَكَذَا،

وَالتَّمْثِيلُ إِثْبَاتُ مُمَاثِلٍ لِلشَّيْءِ كَأَنْ يَقُولَ: يَدُ اللّٰهِ مِثْلُ يَدِ الإِنْسَانِ.

وَالْفَرْق بَيْنَهُمَا أَنَّ التَّمْثِيل ذِكْرُ الصِّفَةِ مُقَيَّدَةً بِمُمَاثِلٍ

وَالتَّكْيِيْفُ ذِكْرُهَا غَيْرُ مُقَيَّدَةً بِهِ. [مَجْمُوع فتاوى ورسائِل العُثَيْمِين (٤/ ٢٦١)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

تکییف و تمثیل کے درمیان فرق یہ ہے کہ تکییف اللہ کی صفت کی کیفیت کے اثبات کو کہتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ اللہ کے عرش پر استواء کی کیفیت ایسی اور ایسی ہے۔ اور تمثیل یہ ہے کہ کسی چیز کے لیے مماثل کا اثبات کیا جائے۔ مثلاً آدمی کہے کہ اللہ کا ہاتھ انسان کے ہاتھ کی طرح ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ تمثیل کسی صفت کا ذکر اسے کسی مماثل کے ساتھ مقید کرکے کرنے کو کہتے ہیں اور تکییف مماثل کا ذکر کیے بغیر کسی صفت کے ذکر کو کہا جاتا ہے۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلٰى]

قاعدہ ۸: اللہ تعالی کی صفات توقیفی ہیں۔[۱]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

صِفَاتُ اللهِ تَعَالَى تَوْقِيفِيَّةٌ لَا مَجَالَ لِلْعَقْلِ فِيهَا،

فَلَا نُثْبِتُ لِلّٰهِ تَعَالَى مِنَ الصِّفَاتِ إِلَّا مَا دَلَّ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ عَلَى ثُبُوتِهِ.

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ۲۸)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

اللہ تعالی کی تمام صفات توقیفی ہیں۔ ان کے معاملے میں عقل کا کوئی دخل نہیں۔ لہٰذا ہم اللہ تعالی کے لیے انہی صفات کا اثبات کرتے ہیں جن کے ثبوت پر کتاب وسنت کی دلیل موجود ہو۔ [الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ اللہ کے بارے میں ناحق بات کہنے کی حرمت

قَالَ تَعَالَى:

يَاأَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ.[۲] [النساء: ۱۷۱]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اے اہل کتاب، اپنے دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو۔

[سورۃ النساء ۱۷۱]

❄ حق وہ ہے جو اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے آئے

قَالَ تَعَالَى:

وَالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ. [الرعد ۱]

اللہ تعالی نے فرمایا:

(اے نبی،) جو کچھ آپ کے پاس آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے وہ سب حق ہے۔ [سورۃ الرعد ۱]

---

[۱] صفات الله تعالى توقيفية لا مجال للعقل فيها.

[۲] قَالَ تَعَالَى: قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ. [الأعراف ۳۳]

قَالَ ﷺ:

إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا.

(حم ت) عن أبي هريرة. [صحيح الجامع ٢٥٠٩] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

میں حق بات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ [مسند احمد، ترمذی]

❄ اللہ کی صفات تین طرح سے معلوم ہوتی ہیں

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَلِدَلَالَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ عَلَى ثُبُوتِ الصِّفَةِ ثَلَاثَةُ أَوْجُهٍ:

الأَوَّل: التَّصْرِيحُ بِالصِّفَةِ،

كَالْعِزَّةِ وَالْقُوَّةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْبَطْشِ وَالْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ، وَنَحْوِهَا.

الثَّانِي: تَضْمِينُ الِاسْمِ لَهَا،

مِثْلَ: الْغَفُورِ مُتَضَمِّنٌ لِلْمَغْفِرَةِ، وَالسَّمِيعِ مُتَضَمِّنٌ لِلسَّمْعِ، وَنَحْوِ ذَلِكَ...

الثَّالِث: التَّصْرِيحُ بِفِعْلٍ أَوْ وَصْفٍ دَالٍّ عَلَيْهَا،

كَالِاسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ، وَالنُّزُولِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا،

وَالْمَجِيءِ لِلْفَصْلِ بَيْنَ الْعِبَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

وَالِانْتِقَامِ مِنَ الْمُجْرِمِينَ، الدَّالِّ عَلَيْهَا.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٢٩)]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اللہ کی صفات کے ثبوت پر کتاب وسنت تین طرح سے دلالت کرتے ہیں:

پہلی صورت: کسی صفت کا صراحت سے بیان ہونا۔ جیسے عزت، قوت، بطش، وجہ، یدین جیسی صفات۔

دوسری صورت: کسی صفت کا کسی اسم کے ضمن میں آنا۔ جیسے الغفور نام میں صفتِ مغفرت کا تضمن اور السمیع نام میں سمع کا تضمن اور اسی طرح دوسرے اسماء و صفات کو سمجھا جاسکتا ہے۔

تیسری صورت: کسی فعل یا وصف کا کسی صفت پر بصراحت دلالت کرنا۔ جیسے استواء علی العرش، آسمانِ دنیا پر نزول، قیامت کے دن بندوں کے درمیان فیصلے کے لئے آنا (مجیء)، مجرموں سے انتقام لینا جیسے افعال کا بالترتیب انہی صفات پر دلالت کرنا۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

۳۔ اسماء و صفات کے دلائل سے متعلق قواعد

قاعدہ ۱: اللہ تعالی کے اسماء و صفات کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ہی سے ثابت ہوتے ہیں

قَالَ الشَّيْخُ ؒ:

الْأَدِلَّةُ الَّتِي تُثْبِتُ بِهَا أَسْمَاءَ اللهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ

هِيَ كِتَابُ اللهِ تَعَالَى وَسُنَّةُ رَسُولِهِ ﷺ، فَلَا تُثْبِتُ أَسْمَاءَ اللهِ وَصِفَاتِهِ بِغَيْرِهِمَا.

[الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى (ص: ٢٩)]

شیخ ابن عثیمین ؒ فرماتے ہیں:

اللہ تعالی کے اسماء و صفات جن دلائل سے ثابت ہوتے ہیں وہ اللہ تعالی کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت ہیں۔ ان دونوں کے بغیر اللہ تعالی کے اسماء و صفات ثابت نہیں ہوتے۔ [الْقَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

قَالَ تَعَالَى:

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ. [الأنعام: ١٥٥]

اللہ تعالی نے فرمایا:

یہ کتاب جسے ہم نے نازل کیا ہے، بڑی بابرکت (کتاب) ہے؛ پس تم اسی کی اتباع کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

[سورۃ الانعام ۱۵۵]

قَالَ تَعَالَى:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا. [الحشر: ٧]

اللہ تعالی نے فرمایا:

جو کچھ یہ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کردیں اس سے روک جاؤ۔ [سورۃ الحشر ۷]

قَالَ تَعَالَى:

فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ. [الأعراف: ١٥٨]

اللہ تعالی نے فرمایا:

پس تم ایمان لے آؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو کہ ایک امی نبی ہیں، اور جو خود بھی اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان لاتے ہیں؛ اور اس (امی نبی) کی اتباع بھی کرو تاکہ تمہیں ہدایت ملے۔ [سورۃ الاعراف ۱۵۸]

قاعدہ ۲: قرآن وسنت کے نصوص میں تحریف سے بچتے ہوئے ظاہر پر فیصلہ کرنا ضروری ہے خصوصاً صفات سے متعلق نصوص کے باب میں جس میں رائے کا دخل نہیں

قَالَ الشَّيْخُ ﷫:

الوَاجِبُ فِي نُصُوصِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ إجْرَاؤُهَا عَلَى ظَاهِرِهَا دُونَ تَحْرِيفٍ،

لَا سِيمَا نُصُوصَ الصِّفَاتِ، حَيْثُ لَا مَجَالَ لِلرَّأْيِ فِيهَا.

"القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللَّهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى" (ص: ٣٣)

❄ قرآن کی باتیں معقول ہیں

قَالَ تَعَالَى:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. [يوسف: ٤]

اللہ تعالی نے فرمایا:

یقیناً ہم نے اسے عربی قرآن ہی نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔ [سورۂ یوسف ۴]

قَالَ الشَّيْخُ ﷫:

وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى وُجُوبِ فَهْمِهِ

عَلَى مَا يَقْتَضِيهِ ظَاهِرُهُ بِاللِّسَانِ الْعَرَبِيِّ

إِلَّا أَنْ يَمْنَعَ مِنْهُ دَلِيلٌ شَرْعِيٌّ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ٣٣)]

شیخ ابن عثیمین ﷫ فرماتے ہیں:

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن کو عربی زبان کے مطابق اس کے ظاہر کے مقتضیٰ کے مطابق سمجھنا واجب ہے الا یہ کہ کوئی دلیلِ شرعی اس میں مانع ہو۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ رسول اکرم ﷺ نے قرآن کی باتوں کی وضاحت کردی ہے

قَالَ تَعَالَى:

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ. [النحل: ٤٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور ہم نے آپ کی طرف اس ذکر کو نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو واضح کرکے بتادیں کہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کیا نازل کیا گیا ہے۔ [سورۃ النحل ۴۴]

❄ تفویض گمراہی ہے

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

زَعَمَ بَعْضُ الْمُتَأَخِّرِينَ

أَنَّ مَذْهَبَ السَّلَفِ هُوَ التَّفْوِيضُ،

أَيْ: تَفْوِيضُ الْقَوْلِ بِأَسْمَاءِ اللهِ وَصِفَاتِهِ إِلَى اللهِ،

وَأَلَّا نَتَكَلَّمَ بِشَيْءٍ مِّن مَّعْنَاهَا،

وَهَذَا الْقَوْلُ بِالتَّفْوِيضِ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ

قَالَ عَنْهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ رحمه الله:

(إِنَّهُ مِنْ شَرِّ أَقْوَالِ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْإِلْحَادِ).

[فتاوى نور على الدرب للعثيمين (٤/ ٢)]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بعض متأخرین کا یہ دعویٰ ہے کہ سلف کا مذہب تفویض ہے، یعنی یہ کہ اللہ کے اسماء وصفات کے تعلق سے بات کو اللہ کی طرف تفویض کردیا جائے اور اس کے معنی پر ہم کچھ بھی گفتگو نہ کریں۔ تفویض کا قول جو اس صورت پر ہو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہلِ بدعت والحاد کے اقوال میں یہ سب سے بدترین قول ہے۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلٰی]

قاعدہ ۳: صفات کے نصوص کے ظواہر معنی کے اعتبار سے معلوم ہیں اور کیفیت کے اعتبار سے مجہول ہیں

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

ظَوَاهِرُ نُصُوصِ الصِّفَاتِ

مَعْلُومَةٌ لَنَا بِاعْتِبَارٍ وَمَجْهُولَةٌ لَنَا بِاعْتِبَارٍ آخَرَ،

فَبِاعْتِبَارِ الْمَعْنَى هِيَ مَعْلُومَةٌ، وَبِاعْتِبَارِ الْكَيْفِيَّةِ الَّتِي هِيَ عَلَيْهَا مَجْهُولَةٌ.

[القَوَاعِدُ الْمُثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص: ٣٤)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

صفات کے نصوص کے ظواہر ہمارے لئے ایک اعتبار سے معلوم ہیں اور ایک اعتبار سے مجہول (یعنی غیر معلوم اور مخفی) ہیں۔ پس وہ معنی کے اعتبار سے تو معلوم ہیں لیکن یہ صفات کس کیفیت پر ہیں اس اعتبار سے مجہول ہیں۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ آیات میں تدبر

قَالَ تَعَالَى:

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ. [ص ٢٩]

اللہ تعالی نے فرمایا:

(اے نبی،) جو کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے وہ ایک مبارک کتاب ہے، (اسے ہم نے اس لیے نازل کیا ہے) تاکہ اس کی آیتوں میں غور و فکر کیا جائے اور عقلمند لوگ نصیحت پکڑیں۔ [سورۃ ص ۲۹]

قَالَ الشَّيْخُ رحمه الله:

وَالتَدْبِرُ لَا يَكُونُ إِلَّا فِيمَا يُمْكِنُ الوُصُولُ إِلَى فَهْمِهِ لِيَتَذَكَّرَ الإِنسَانُ بِمَا فَهِمَهُ مِنْهُ.

[القَوَاعِدُ المثْلَى فِي صِفَاتِ اللهِ وَأَسْمَائِهِ الحُسْنَى (ص٣٤)]

شیخ ابن عثیمین رحمه الله فرماتے ہیں:

تدبر اسی چیز میں ہوتا ہے جس کے فہم تک پہنچنا ممکن ہو تاکہ ایک انسان جو سمجھا ہے اس سے نصیحت لے۔ [القَوَاعِدُ الْمُثْلَى]

❄ معنی معلوم اور کیفیت مجہول

عَنْ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى يَقُولُ:

كُنَّا عِنْدَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ،

{الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى} كَيْفَ اسْتَوَى؟

قَالَ: فَأَطْرَقَ[1] مَالِكٌ رَأْسَهُ حَتَّى عَلَاهُ الرُّحَضَاءُ

ثُمَّ قَالَ: الِاسْتِوَاءُ غَيْرُ مَجْهُولٍ وَالْكَيْفُ غَيْرُ مَعْقُولٍ

وَالْإِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ، وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ

وَمَا أَرَاكَ إِلَّا مُبْتَدِعًا، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يَخْرُجَ.

[الإعتقاد للبيهقي ج١ ص١١٥، فتاوى ابن تيمية ج٥ ص١٤٤]

یحیٰی بن یحیٰی فرماتے ہیں:

ہم امام مالک ﷫ کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: اے ابو عبداللہ، اللہ تعالی کا فرمان ہے: {الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى} «رحمٰن عرش پر مستوی ہوا» تو بتایئے کیسے مستوی ہوا؟ اس کے اس سوال پر امام مالک نے اپنا سر جھکا لیا یہاں تک کہ ان کی پیشانی پسینہ پسینہ ہو گئی۔ پھر فرمایا استواء معلوم ہے لیکن اس کی کیفیت مجہول ہے، اس پر ایمان واجب ہے لیکن اس کے بارے میں سوالات کرنا بدعت ہے۔ اور مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ تم ایک بدعتی شخص ہو۔ یہ کہہ کر امام مالک نے اس شخص کو مسجد سے نکل جانے کو کہا۔ [الإعتقاد للبيهقي، فتاوى ابن تيمية]

---

[1] قال في لسان العرب: (فأَطْرَق رأْسَه): أَي أَماله وأَسكنه. (والرُّحَضاءُ): العَرَقُ